رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 763



جلد ۱۱ نمبر ۳۵

مضامین غیر

پنجشنبہ ۱۶ ستمبر ۱۹۲۶ء

نغمۂ برشگال

ادب لطیف کے شعروں میں

"عالی ہمتی اور پستی مادہ کا مقابلہ ہے۔ تمام شاعرانہ صورت گری واقعات جو پابند زمین تعلق نہیں"

دو غوک گرے دودھ کے برتن میں کسی دن۔ ٹرٹر ٹرا ٹرٹر
ایکشن میں جو بو دا تھا وہ کرنے لگا ہیں پہنا۔ ٹرٹر ٹرا ٹرٹر
اُس نے جو پیا دودھ گیا بیٹھ وہ تہ میں۔ ٹرٹر ٹرا ٹرٹر
اور صبح جو دیکھا تو وہ بیچارہ ہوا غین۔ " " " "
تب دوسرا سوچا کہ میں کوشش کروں اکبار۔ " " " "
گو ظرف ہے گہرا میں نہیں مرنے پہ تیار۔ " " " "
تب پنجوں سے وہ متھنے لگا دودھ برابر۔ " " " "
اوسان رہیں ٹھیک تو پھر کچھ بھی نہیں ڈر۔ " " " "
پھر دوسرے دن صبح کو دیکھا نیا منظر۔ " " " "
مکھن کی تھی ایک کشتی رواں غوک تھا اس پر۔ " " " "

غزل

یہ صدا آتی ہے زنجیر کے بل جلنے سے
چوٹ کرتا ہے بچے رہیگا دیوانے سے

دل کا قیمہ بنا ٹوٹے ہوئے دندانے سے
باز آیا میں ترے زلف کے سلجھانے سے

سرو و شمشاد کا ہمسر تھا جو قد طفلی میں
بڑھ گیا تاڑ سے دو ہاتھ شباب آنے سے

ہے خدا ایک سوال ایک ہی آنکھ ہی ایک
فلسفہ میں نے سنا تھا یہ کسی کانے سے

سرخرو عالم الفت میں ہوا ہے فرہاد
سر پہ اک عشق کی ہلکی سی چپت کھانے سے

دیکھ کر واعظ نادان کو یہ بولے میخوار
یہ وہ ہیں پھرتے تھے جو گلیوں میں بولانے سے

ٹاٹ میں ٹاٹ کا پیوند بھلا لگتا ہے
قاضی اک لاٹ بھیا کے قضیانے سے

او حسین دیکھ کے ہے جوش تبابت کا یہ لطف
اللہ کے دیوانہ لپٹ جاتا ہے دیوانے سے

چوٹی کٹوا کے بنیں عورتیں سب مردنما
مرد کچھ اور ہوے مونچھوں کے منڈوانے سے

مہ جبینوں میں ہوا جب مرے دل کا نیلام
وہ ستمگار نہ بولی بڑھا اک آنے سے

باندھ کر نظر پہ ہلاری نے کہا ساقی سے
مے پری بنکے اڑی جاتی ہے پیمانے سے

رہ گئے دست حنا دیکے ورنہ اکٹھن
شہروں ٹون پھرے کا عشاق کے کھا جانے سے

لا بتیل کیسی چلاؤں گا میں تجھ پر ساقی
مے پلائی مجھے ٹوٹے ہوئے پیمانے سے

دختر رز تیس میں چالان ہوا خوب پٹے
پی کے ہم تم جو چلے جوتے پینانے سے

شاعروں نے یہ سر بزم کہا مجھ سے حکیم
داد اشعار ملی آپ کے آجانے سے

رئیس النظم حکیم ابو اللیث محمد مسیح ارفعت اللہ انصاری
فرنگی محلی تلمیذ حضرت ظریف لکھنوی

غزل

مٹھی میں دل مرا ہے وہ دلبر لیے ہوئے
یا آئینہ ہے ہاتھ میں بندر لیے ہوئے

ڈھیلے لباس میں وہ چھپائے بنا پیٹ
یوں ہی گیا بحضرت داور لیے ہوئے

اُس شعلہ رخ کا عشق نہیں طفل دل کو ہے
دلیٹو دیس ہے سنہ میں سمندر لیے ہوئے

جھنجلا کے ایک روز سکندر سے یہ کہا وہ
ہم تجھسے ایک چیز ہیں بہتر لیے ہوئے

ایک دیسکہ ہے ایک ہے نیٹو کریمین
آئی ہر ایک اپنا مقدر لیے ہوئے

دیکھا تھا جسے قیس کو آتا تھا نجد سے
ڈنڈا بغل میں کاندھے پہ بستر لیے ہوئے

بارود تھی کفن میں جو میدان جنگ کے
ہم تھے کہ اڑ گئے صف محشر لیے ہوئے

کیا امتحان عشق کے پالے نہ میں نے ہیٹ
مدت ہوئی ہے حسن کا سنٹر لیے ہوئے

ناگیں نہیں صنم کی ہیں گردن میں تیلی کی
منہ موڑ ہے کھڑا ہو اکڑ ر لیے ہوئے

اے روح پھر مرے تن بیجان میں عالم آ
شعلے سے آرہے ہیں وہ شوہر لیے ہوئے

ہم پاپیادہ رہ گئے میدان حشر میں
جنت کو چل دیا انہیں شوفر لیے ہوئے

خفاش جب میں حل قند بار پر چڑھا
دیکھا کہ ایک فوج ہے کبوتر لیے ہوئے

راقم خفاش کرمانی وکیل

موجودہ معیار قدردانی کے عجائب

ہر کلام کی قدردانی کا سرٹیفکٹ ان ہی کے ذمہ میں آتا ہے جو کسی اعتبار سے اس کی اہل نہ ہو۔ مثلاً مسعودی کارگزاریوں کی جانچ پڑتال کے لیے مسٹر ... منتخب ہوتے ہیں جن کے نزدیک ہر قبرستان میں کئی کئی عدد نہیں تو ایک راس ابن مسعود تو ضرور ہی ہونا چاہیئے۔ مرزا غالب مرحوم کی شاعری کو فوقیت کی سند وہ لوگ عطا فرماتے ہیں جو شاعری کی پتلون کے بٹن بھی ٹھیک نہیں لگا سکتے۔ اگر ان کے سامنے یہ شعر پڑھ دیا جائے ؎

جی چاہتا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن
مدت ہوئی ہے دعوت مژگان کیے ہوئے

تو اپنی منطق اور زور طبیعت کے انگریزی اجتہاد کی بنا پر مصرعوں کے مربوط ہونے کا ثبوت سپلائی کرتے وقت یہ سمجھنا جرم خیال کریں گے کہ یہ شعر دو مختلف اشعار کے مصرعوں سے مرکب ہے۔ اسی طرح مرزا دبیر اور میر انیس کی مرثیہ گوئی کی تنقید کا حق ہوگا تو مولانا شرر کو جن کو اس فن سے اتنا ہی تعلق ہے جتنا کہ شیخ امام بخش ناسخ کو جعفر زٹلی سے یا مہاتما گاندھی کو نادر شاہ سے۔ اور یہ تنقید تنقید کہی جانے کی مستحق کیوں ہے؟ صرف اسلیے کہ سرکاری شمس العلما

فرمان واجب الاذعان ہے۔

نمبر ۲۔ قوم کی ترقی اور ترقی کی معراج کا عہد سا ہونا تو چاہیئے فکر تعلیم کی قابلیت پر اور ہوتا ہے صرف ڈگریوں پر یہی وجہ ہے کہ تعلیمی کورس کپڑوں کی برابر جلد نہیں تو جوتوں کی مدت استعمال کے مطابق تبدیل ہو چکنے باوجود بھی ہمیشہ ڈاکٹروں کے ثبوت میں طلبی کا منتظر رہتا ہے اور یہ بھی نہیں کہ روز بروز کی ترقیوں کی بنا پر یہ سلسلہ منسوخ جاری رہتا ہو بلکہ ایک ہی ضلع میں ایک ہی کتاب مشن اسکول سے نکلے گی تو گورنمنٹ ہائی اسکول میں داخل ہو جائیگی وہاں سے نکالی جائیگی تو اسلامیہ ہائی اسکول میں نزول اجلال کا شرف نصیب ہو جائیگا۔ اسلامیہ اسکول لاحول پڑھ دیگا تو آریا اسکول خوش آمدید کہیگا اور اس ورود آمد برآمد سے اگر آپ نتیجہ نکالنا چاہیں تو غریب طلبا کی حالت کو زبان حال سے یہ کہتے سنیں گے۔ ؎

بات کیا چاہیئے جب مفت کی حجت ٹھہری
اس غلط فہمی پہ نا کر خفا وہ [illegible] تھا

اس کے علاوہ آپ کسی کتاب کو دیکھئے تو یہی حال نظر آئیگا جو ایک ہی باپ اور ایک ہی ماں کی ذریعہ ہوں جن اولاد میں مگر ایک دوسرے کی برابر ہو ہی نہیں سکتا یعنی مڈل کی کتاب میں ایک حصہ ایسا نظر آئے گا جو انٹرنس کے شکل ہو اور انٹرنس کی کتاب میں ایک نظم یا نثر ایسی ملیگی جو مڈل والے کیلئے آسان ہو چنانچہ اسی کی برکت ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے بچے [illegible] کے اختلاج قلب اور ضعف دماغ کو فائدہ پہنچانے میں اس وقت یکتا ہے۔ یہ باتیں تو خیر ایک تسلسل اور ایک تمثیل کی ہیں ایک نئی تعریف ملاحظہ ہو۔ آجکل کے تعلیمی کورس میں ایک کتاب سفینۂ اردو ہے اسکے حصہ نظم صفحہ ۱۳۱ پر ایک نظم آفتاب کے عنوان سے درج ہے اسکو پڑھئے اور انتخاب کے معیار کی تباہی ملاحظہ فرمایئے۔

نظم

کیا شک ہے آفتاب کی شان جلال میں
روشن تر اوس سے کونسی شے ہے جہان میں
لیکن نہیں وہ کچھ بھی مؤثر بس اتنا خوب
لازم ہے غور کیجئے اس مسئلے پہ خوب
ہر چند تم خیال کرو آفتاب کو
گوشہ ہی [illegible] کے انقلاب کو
پر ہو گئے اوسکو تب ہی وہ جیسے جانیگا
اسکو پکارے سے اندھیرا نہ جائیگا
انسان کا حال بھی مرے نزدیک ہے یہی
تحقیق کی نظر جو کرو ٹھیک ہے یہی
کتنا ہی کوئی صاحب اوج کمال ہو
کتنا ہی وافر ہو کہ عالی خیال ہو
جب مر گیا جہان سے وہ ملک عدم کا
پھر اس سے کچھ وہ [illegible] ہو نہیں
قیوم وہی ذات ہے اللہ کی فقط
زندہ ہمیشہ بات ہے اللہ کی فقط

اس نظم کے مصنف اور اوس کے عقیدے سے تو ہمیں بحث نہیں کیونکہ ہر شخص کا عقیدہ اوس کے ساتھ ہے لیکن کتاب کے مولف اور منظور کرنے والوں کی نظر انتخاب پر [illegible] نظم کا مفہوم مخصوص سوا ایک خاص فرقے کے جملہ مذاہب اہل اسلام کے خلاف ہو جسے کہ عیسائی اور ہندو بھی اوس سے مختلف ہوں ایسے کورس میں کس طرح شریک جا سکتی ہے جو مختلف عقاید کے طلبا کے لئے بنایا جائے۔ چہ می فرمایند مولانا اودھ پنچ مع القارئین کرام [illegible] فرقہ مخصوص [illegible] مسئلہ [illegible] ثواب انتخاب مذکور بہ ضعف تالیف و عارضہ منکوری کتاب میرسد یا بہ درج حضرت منشا این سودہ۔

نمبر ۳۔ طریقہ تعلیم کے لحاظ سے امتحان پاس کرنے کے لئے ایسے دماغ کی ضرورت ہے جس میں ایک گھنٹے کے اندر ایک ہی منزل کی عمارت میں کم سے کم ۱۳ گھر ہوں اور سب ایک دوسرے سے علیحدہ ایک میں یہ آواز گونجتی ہو (انگلش ٹکسٹ بک)۔ [illegible] دوسرے میں (گرامر) [illegible] one of three Kinds

تیسرے کمرے میں (ارتھمیٹک) حساب میں عدد حتی کا نٹ سے اصل حتی کا [illegible] ہوتا ہے نہ کہ ساہوکاروں کی [illegible] چوتھے میں (الجبرا) Prove that [illegible]

پانچویں میں (جامیٹری) [illegible] point is called the Centre

(ناظرین اودھ پنچ شاید اس سلسلہ بیان سے اکتاتے ہوں لہذا بطور اختصار (۱۰ سے اختصار) چھٹے میں ہسٹری۔ ساتویں میں جاگرفی۔ آٹھویں میں فارسی نویں میں قواعد فارسی۔ دسویں میں دینیات۔ گیارھویں میں اردو۔ بارھویں میں قواعد اردو۔ تیرھویں میں ہندی۔ ان تیرہ کمروں کے علاوہ ایک ہال ہو جس میں ان سین۔ ٹرانسلیشن اینلیسس۔ نیچرل ہسٹری، سائنس، ڈرائنگ وغیرہ کا ایک محلہ آباد ہو سکے۔ اب آپ ہی بتایئے کہ یہ مختلف النوع اور ایک دوسرے سے متضاد علوم دماغ کی ہیڈ وال آبادی میں حفظان صحت کی خدمت انجام دیگا یا وہ [illegible] کی اور اس بے تکے انتظام سے دماغ رہیگا یا مستقل زلزلوں کا ہیڈ کوارٹر۔ لہذا یہ شعر پڑھیئے اور چپ ہو جیئے ؎

ایک ہی تیر [illegible] چراغوں کے لئے
جسکو تعلیم سمجھتے ہیں دماغوں کے لئے

نمبر ۴۔ قابلیت اور بازاری کا قاتمہ [illegible] ہماری گورنمنٹ کے نزدیک صرف اوس شخص پر ہے جو معقول ٹیکس تعلیم کا نی مالگذاری ادا کرتا ہو اور ساتھ ہی فکر پرست ہو [illegible] اس سے کہ یہ قابلیتیں اوس نے بھائیوں کو زہر دیکر اور یتیموں کا مال مار کر ہی کیوں نہ حاصل کی ہوں اور خواہ وہ اکثر ریلوے سروس سے زیادہ بد نیت اور بعض میونسپلٹی کے روڈ نویس سے زیادہ نا قابل کیوں نہ ہو۔ گورنمنٹ کے نزدیک اس قابل ضرور ہوگا کہ اوس کو بغیر سوچے سمجھے اسپیشل مجسٹریٹ اسسٹنٹ کلکٹر یا آنریری منصف بنا دے۔ متوسط الحال و غریب آدمی خواہ کتنا ہی ایماندار اور قابل کیوں نہ ہو یہ عہدے باوجود اہل ہونے کے بھی

نہین پا سکتا کیونکہ سہ

این سعادت بہ قابلیت نیست
تا نہ بخشد مجسٹریٹ ضلع

بعض لوگ اس انتظام کو اس مقولے مین محض کرتے ہین کہ جب خدا مخلوق سے ناخوش ہوتا ہے تو ایسے ہی لوگ اون پر حاکم ہوتے ہین - اور مفسرین سیاست اس کی تفسیر اس طرح کرتے ہین کہ مخلوق مین حاکم اور محکوم سب شامل ہین - محکوم کو خدا کے ناخوش کرنے کی سزا یہہ ملتی ہے کہ اوس کا انصاف نہین ہوتا یا بلا ارتکاب جرم سزا پاتا ہے - اور حاکم کو یہہ خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے کہ دنیا مین نالائق - بے ایمان متعصب - مرتشی وغیرہ خطاب اور گالیون کے ہار ملتے ہین - عقبیٰ مین روسیاہی - واہ رے انتظام سہ

بہ پچھ اور اون کو تہد ہو ہی ٭
دونوا چھے رہے نہ کا سے لگے

ستم از بدایون

کوئی عہدہ نہین ملتا اگر ملتا تو کیا ہوتا

دنیا والون کو طرح طرح کے خبط ہین - ایک مجموعۂ الحواس ماشی تنہائی کی گردان کے پروفیسر اپنی خیالی پلاؤ کی دیگ کے چولہے مین ان خیالات کا ایندھن جھونکے رہتے ہین - اگر مین یہہ ہوتا تو یہہ کرتا اور وہ ہوتا تو وہ کرتا وغیرہ وغیرہ - انکی حالت سے مطلع ہو کر اکثر محکمۂ بیکاری کے افسران اعلیٰ اور سررشتۂ بیلکری کے حکام مجازی بھی تبادل خیال کی ہاگز یر خدمت انجام دینے کے لئے حقہ پان چلم سگرٹ کے سہارے سے باری کے بخار کی طرح آتے جاتے رہتے ہین چنانچہ گذشتہ سینچر کی دوپہر کو سوال و جواب کا یہہ عالم تھا جس مین حروف (پ) سے پروفیسر صاحب اور (ح) سے حاضرین مراد ہین -

ح - اگر جناب چنگی کے افسر اعلیٰ ہوتے تو کیا کرتے -

پ - سب سے پہلے بھنگیون کو حکم دیتا کہ ایک قطار مین نہ چلین آگے پیچھے نکلا کرین - اوس کے بعد بداطوار بھنگیون کو حکم دیتا کہ جب باہر نکلین تو کوئی نہ کوئی مرد جو انکا قریبی رشتہ دار ہو اون کے ساتھ رہے

ح - مگر جناب کے نزدیک بداطوار بھنگن کی پہچان کیا ہوتی ؟

پ - اون کی اولاد کو دیکھکر یعنی اگر اوس کے بچے بھنگیون کی شکل کے ہوتے ہین تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ اونکے خاوند سے پیدا ہین اور اگر خوبصورت ہوتے ہین تو معلوم ہو جاتا ہے کہ راہ چلتے بدمعاش شریفون کی اولاد ہین - اور آپ دیکھین گے کہ جب مین کسی نہ کسی طرح مردم شماری کا مہتمم ہو گیا تو بھنگیون کی جتنی خوبصورت اولاد ہے اون مین سے کسی ایک کو بھنگی نہین لکھنے دونگا اور اونکی ذات کے خانہ مین تحقیق طلب لکھواونگا -

ح - بالکل ٹھیک - قطعی مناسب - خدا یہہ اختیارات آپکو جلد نصیب کرے - اور یہہ تو ایک نہ ایک دن ہونا ہے کہ آپ خوشی کی دعوتین کرتے کرتے عجب نہین کہ تھک جائین - میرے نزدیک جب کامیابی یقینی ہے تو آپ ابھی سے اس بوجھ کو گھٹانا شروع کر دیجئے یعنی ایک ایک عہدے کی ایک ایک دعوت ہر ہفتے ہوتی رہے -

پ - یہہ آپ بالکل ٹھیک کہتے ہین پھر تو مجھے اپنے ذمگی فرائض سے فرصت نہ مل سکے گی - اچھا تو آپ کی تجویز قطعی منظور -

ح - شکریہ - آپکی یہہ اولوالعزمی اور معاملہ فہمی ہی تو بتاتی ہے کہ آپ اپنے ہر ارادے مین کامیاب ہو سکتے -

پ - اور ہان جناب ایک انتظام یہہ کرونگا کہ ہر ممبر کے دروازے پر کوڑے کا پڑاؤ قائم کر دیا جائے - اور اوس کی گلی کی لالٹین کبھی نہ جلائی جائے - اور اوسکی گلی مین صفائی کبھی نہ ہو - اوسکا چھجا اور چبوترہ اور سیڑھیان ایکدم توڑ دی جائین - جتنا ٹیکس عام لوگ ادا کرتے ہون اوس سے چار گنا ممبر ادا کرین - اور بیگار مین جب ضرورت ہو اونھین کے نوکر گرفتار ہون اور اونھین کی گاڑیان پکڑی جائین بلکہ یہہ آخری انتظام چنگی کے ممبرون ہی تک محدود نہ رہے جن محکمون کو بیگار سے تعلق ہو اون سب کے



”بچے پاسے میری بلا - اے جی ذری میرا بوجا کونسل جیمبر پہونچا دو“

عربی پڑھنا آسان ہوگیا

تحفۂ رضیہ - یہہ ایک کتاب ہے جسکو عربی پڑھنے کی کچھی خیال کرنا چاہیئے آپ اسکی مدد سے گھر بیٹھے عربی سیکھ سکتے ہین عربی محاورات کو جملون مین استعمال کرکے سد ترجمہ کے دکھایا گیا ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک - - - - - - - - - ۱۲/

فرائض غوثیہ - مصنفہ حضرت مولانا مولوی سلامت اللہ صاحب فرنگی محلی - ایک بے نظیر کتاب جس مین تقسیم اث کے متعلق بحث کی گئی ہے - وکلا کے لئے بہت مفید ہے - قیمت علاوہ محصول ۱۲/

منیجر حقیقت بک ایجنسی لکھنؤ

افسران میں شامل ہون۔ اور ہان جنگی ہین سوا تفصیل اسٹاف کے اور جتنے تنخواہ دار ملازم ہین سب موقوف کردیے جائین اور انکا کام ممبران جنگی پر تقسیم کردیا جائے۔

ح۔ یہ دماغ واقعی ایسی حکومت کے قابل ہے جو تمام شعبوں پر حاوی ہو۔ اور ہر جگہ کام کرے۔

ب۔ شکریہ۔ اور آپ میری مصلحتون کو سمجھ گئے کہ مین اتنی سختیان ممبرون پر کیون روا رکھونگا؟ صرف اسلئے کہ انہین پبلک کی مشکلات کا جنکو وہ پبلک کے لئے روا رکھتے ہین عملی طور پر احساس اور صحیح اندازہ ہوجائے۔

ح۔ مرحبا مرحبا۔ جزاک اللہ کتنا مبارک خیال ہے۔

ب۔ اور سنیئے۔ جتنی نزول اراضی ہین اگر وہ جنگی کے مصرف مین نہین آتین تو انکو فوراً ملحقہ اراضی کے مالکان سے قیمت لیکر بیچ کردیا جائے۔ تاکہ ان پر کوئی ناجائز قبضہ نہ کر سکے۔ وہ بیکار نہ پڑی رہین تو گنگ اہلکارون سے ملکر انکو غصب کرینگی نہ بیرون مین کامیاب نہ ہوسکین اور نقشہ نویس وغیرہ اس امداد سے جو رشوت قرضے کی طرح وصول کرتے ہین نہ لے سکین اور سب سے بڑھکر یہ کہ ایک معقول رقم جنگی کے فنڈ مین داخل ہوجائے۔ اور ہان روز مرہ صرف اس قدر قومی شئے پر لیا جائے جس کی قیمت پانچ روپئے سے کم نہ ہو کیونکہ جو غریب محنتی نہایت ہی معمولی چیزین بیچتے

مدینہ کا خاص نمبر

سرکار مدینہ کی یادین

بیس ہزار کی تعداد مین

۱۶ ستمبر کو مدینہ کا وہ شاندار [illegible] جو ہندوستانی صحافت مین [illegible] حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع حیات [illegible] ہندوستان کے [illegible] اور شعراء کے [illegible] مضامین [illegible] ہوئے ہین [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

محمد مجید حسن [illegible] منیجر اخبار مدینہ بجنور [illegible]

جاتے ہین وہ روٹی کی مزاحمت اور روزینہ لکھنے والون کی دست درازیون سے محفوظ رہین۔

(باقی آیندہ)

کھٹے رستم از بدایون

البیت المعمور

فی

عمارۃ القبور

اوس فتوے کا تفصیلی جواب ہے جو ہوا خواہان ابن سعود نے علمائے مدینہ کے دستخطون سے شایع کیا۔ اسوقت تک اس بحث پر جتنے مضامین لکھے گئے ہین یہ کتاب سب سے بہتر ہے ہمارے شہر کے نوجوان فاضل مولوی سید علی نقی صاحب کی استعداد علمی و وسعت نظر و قوت استدلال قابل تحسین و آفرین ہے جنھون نے علمائے مدینہ کے فتوے اور استدلال کا بودا پن اون کی تنگ چشمی اور جہالت بخوبی واضح کردی جو لوگ کتاب اللہ و سنت رسول و سیرت صحابہ سے بالکل ناواقف ہون اونھین علما کا لقب دینا علم کی ہتک حرمت ہے بیچارے حجازی کس شکنجے مین پھنسے۔ خدا اونھین نجات دے۔

بہر حال کتاب قابل دید ہے۔ ہر فرقے کا شخص دیکھ سکتا ہے۔ جناب مولانا سید علی نقی نقوی فاضل ادب و ممتاز الافاضل و صدر الافاضل۔ عقب مسجد تحسین علی خان۔ چوک لکھنؤ سے پانچ آنے بھیجکر منگوائیے۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

بھوسے حاجی صاحب

اون سعید اخبار والون کا تو ذکر ہی نہین جو اپنی گرم بازاری کے لئے لیڈرون کے جھگڑون کی بھی دلچسپی سے [illegible] کرتے ہین [illegible] معاملہ [illegible] وہ فضل کا ساتھ بھی اونھی [illegible] سے دیتے ہین اور

حماقت کا بھی یہی اون کا قلم ہر ایک بڑے اور چھوٹے آدمی کے نقل قد سے تراش تراش کے بنتا اور عمر بھر سلیے کی طرح جملہ حرکات و سکنات کی نقل اوتارتا رہتا ہے۔ لیڈر صاحب نے ڈیل کھایا قلم صاحب بھی گاند پر گئے اونگلیون کی طرح چپل چپلیا کیلئے۔ لیڈر صاحب جھکے قلم نے بھی رکوع کی ٹھہرائی۔ لیڈر صاحب نے قلا بازی کھائی قلم بھی نٹ کا بانس بن گیا۔ لیکن اخبار والون مین بعض صاحبان انصاف بھی ہین جو ہمیں چاپلوسی نہ دنیا ساز نہ خاک از تودہ گلکان پرستار "بر عامل" نہ "جو نیت ہیر کی وہی میری" کے قائل۔ وہ اس فرض کو فرض سمجھتے ہین کہ عوام کو مغالطے مین پھنسنے سے بچائین۔ ہمارا خطاب اونھین سے ہے۔

اس مین کوئی شبہ نہین کہ بھوسے حاجی صاحب معاملات حجاز کے سمجھنے مین بقول خود غچا کھا گئے اور ایک ادنیٰ عرب کے فقرون مین آگئے۔ ہان یہ امر مشتبہ ہے کہ عمداً یا سہواً۔ اگر ہم کہین کہ عمداً تو معاذ اللہ حاجی اور بناوٹ! حاجی اور تجاہل عارفانہ! حاجی اور مکر!۔ حاجی بھی کون! جس نے اپنی نوک قلم کے اشارے سے ادنیٰ سیاسی سائیسون کو شہسوار بنادیا۔ حاجی بھی کون! جس نے سیاست کے

واقعات کی آواز

اگر آپ معلوم کرنا چاہتے ہین کہ اسوقت ہندوستان اور بیرون ہندوستان مین کیا ہورہا ہے۔ ہندو مسلمانون کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

المشتہر — منیجر اخبار الامان گلی قاسم جان دہلی



تاک جھانک

"میں آؤں؟"

"دور ہو نگوڑے تیری صورت کو آگ لگاؤں۔ پھر تو نے تاک جھانک شروع کی۔"

میدان میں سعی کرنے والوں پر ایسا ری جمار (پتھراؤ) کیا کہ وہ بولا کے بہری بولی گئے۔ بیت الحرام جیل کا بتوں کو طواف کرایا۔ یا سی جامۂ احرام سیکڑوں کو پہنایا۔ حاجی بھی وہ ہیں جس نے گنگا اور عزیز ہدیہ کا حکم کیا۔ جو ایک جھوڑ دو دو کا غذ اخبار کا مالک و احد جس میں سے ایک بھی "البیر حاجی بغلول" کا رشتہ دار نہیں۔ لہذا یہ فریب خوردگی مزدور سہواً سرزد ہوئی مگر تھا یہ سہو غضب کا۔

دنیا:- اجی جناب حاجی صاحب ذری تاریخ نجد پر نظر ڈالئے۔ وہ لوگ دیگر فرق اسلامیہ کے عقائد کی خس برابر وقعت نہیں کرتے۔"

حاجی:- "ہم تو بھولے بھالے، سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ اب زمانہ بدل گیا۔ وہ وقت نہیں ہے کہ کوئی آنکھوں پر اندھیری ڈال کے حکومت کی رسک کندھے پر لادے۔ وہ زمانہ اور تھا۔"

دنیا:- اجی حاجی صاحب۔ خبر لیجئے۔ اندھیر ہے۔ ستم ہے۔ قہر ہے۔ آفت ہے۔ مسجدیں مسمار ہوئی۔ طائف میں قتل عام ہوا۔"

حاجی:- یار دیکھو ایک مرد مسلمان کے پیچھے پڑے ہو۔ جن بھی کہیں مسجد جاتے ہیں۔ قتل عام بھی ایک فسانہ ہے مولوی ندوی سے پوچھو۔ وہ کہتے ہیں کہ جو تصنیف مسجدیں گھند جائیں تو کچھ پروا نہیں ایک اسلامی آزاد سلطنت کی بنیاد مسجد کھنڈ کے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ اور بھائی قتل عام مجھے بہت عجیب معلوم ہوتا ہے دس پانچ دشمن مار ڈالے ہوں گے اوسکو تم قتل عام کہتے ہو میں تو بھولا مسلمان ہوں بدگمانی سے خدا بچائے۔

دنیا:- اجی صاحب کیجئے بہت سے حاجی پلٹے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں۔"

بھولا حاجی:- بھائی میں بھولا مسلمان ہوں۔ حاجی بکتے ہیں اونھیں بکنے دو۔"

دنیا:- جناب حاجی صاحب! خلافت کا بھیجا ہوا وفد بھی پلٹ آیا اور اپنے ساتھ ایک پلندا رپورٹ کا بھی لایا ہے۔"

بھولا حاجی:- بھائی وہ بھی جمعیۃ المومنین خیر اکے خلاف ہے۔ مولانا ابو الیک بک صاحب بزرگ دین ور بھی یہی ارشاد فرماتے ہیں۔ لہذا اوس رپورٹ کی اشاعت بھولے پن کے منافی ہے۔ اوسے یونہیں سربمہر پڑا رہنے دو۔"

دنیا:- اے حضرت۔ آخر یہ سب جھوٹے کہاں سے جمع ہو گئے۔ کیا ان میں کوئی قابل اعتماد و اعتبار نہیں۔ حاجی چندا حاجی گورکھ دھندا حاجی پراگندہ سے پوچھئے دیکھئے وہ کیا کہتے ہیں۔"

حاجی بھولا:- یہ سب باتیں بھولے پن کے خلاف ہیں مسلمان کو بھولا ہونا چاہیئے سو رپورٹیں ایک طرف اور مولائی سلطان ابن سعود کا حلف نامہ ایک طرف۔ عوام کا حلف نامہ کسی سلطان کے حلف نامے سے بہر حال افضل نہیں ہو سکتا۔ وہ فرماتے ہیں "بھولے حاجی تیرے سر کی قسم بندہ بالکل بے گناہ ہے۔ یہ سب یاروں کے ڈھر نگیے ہیں اُنکی باتوں میں نہ آنا۔ یہ آگ لگانی چاہتے ہیں جب تو آئیگا تو اپنی آنکھوں سے خود ہی دیکھ لیگا۔ کہ بجز تطہیر کے میں نے کوئی تغیر آثار قدیمہ میں نہیں کیا ہے۔" تم ہی دیکھو حضرت سلطان کو میرا سر کس قدر عزیز ہے۔ پھر اون کی بات نہ مانوں تو کس کی بات مانوں۔ وفد جھک مارتا ہے۔ کمبخت شریفی پروپیگنڈا کر رہا ہے۔

دُنیا:- جناب حاجی صاحب۔ بھولے حاجی صاحب آپ تو بڑے سیاسی ہیں۔ ذری یہ تو خیال کیجئے۔"

حاجی بھولا:- بھائی میں سیاسی نہیں ہوں بھولا مسلمان ہوں۔"

دُنیا:- اچھا بھولے مسلمان حاجی صاحب یہ تو خیال کیجئے کہ شریف کمبخت اس پروپگنڈے سے کیا فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

حاجی بھولا:- وہ دُنیا کی راے اپنے موافق بنانا چاہتا ہے۔ اوسکا یہ مقصد ہے کہ مسلمانوں کو ابن سعود کی طرف سے بدگمان کر دے۔"

دُنیا:- حاجی بھولا صاحب۔ ملاحظہ فرمائیے وفد خدام الحرمین کیا کہتا ہے۔"

حاجی بھولا:- میرا بھولا پن متقاضی ہے کہ میں اسے وفد خدام الشریفین کہوں۔ کیا معنی کہ یہ شریف حسین اور شریف علی کا احسان بردار ہے۔"

دُنیا:- آخر آپ کو ہماری بات کا یقین کیونکر آئیگا۔ آپ اتنا نہیں سمجھتے کہ شریف سے انگریزی سرکار ناراض ہے۔ راضی ہوتی تو ابن سعود کی مجال تھی کہ شریف کی طرف ترچھی نگاہ سے دیکھ سکتا۔

حاجی بھولا:- پھر میں بھولا ہی تو ہوں۔"

دُنیا:- سرکار انگریزی نے کروروں روپیہ کا نذر ہو کے نامے میں بہائے جب شریف کی داڑھی ہاتھ میں آئی۔ کیا انگریزی سرکار بھی ایسی ننھی بھولی ہے کہ خواہ مخواہ اپنے احسان منڈ آور دے کو ابن سعود کے ہاتھوں تباہ ہوتے دیکھے اور زبان نہ ہلائے۔"

حاجی بھولا۔ بھولا پن اسی کا متقاضی ہے۔"

دُنیا:- ابن سعود کی ذات پر کچھ تو اعتماد ہے جو شریف کا زوال ٹھنڈے دل سے اوس نے گوارا کر لیا۔ حالانکہ ابن سعود آزادی کا دم بھرتا ہے۔ آیا حکومت انگریزی حجاز کو اپنے ماتحت رکھنا چاہتی ہے یا آزاد!

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۳۷

بعدالت جناب چودھری محمد علی صاحب تحصیلدار و آنریری اسسٹنٹ کلکٹر قصبہ رودولی مقام رودولی ضلع بارہ بنکی۔

چودھری مرزا احمد تحصیلدار ریونیو ساکن قصبہ رودولی محلہ خواجہ حال ضلع بارہ بنکی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مدعی

بنام

میر شوکت علی ولد [illegible] محمد شفیع و محمد تقی پسران مسماۃ [illegible] سخاوت علی ساکن [illegible] کاشت کاران موضع [illegible] تحصیل رام سنہی گھاٹ ضلع بارہ بنکی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مدعا علیہ

[illegible]

حاجی بھولا: جانی وہ بے شک آزاد ہے۔ ممکن ہے کہ وہ حکومت انگریزی کو دھوکا دینا چاہتا ہو۔

دُنیا: تو کیا حکومت انگریزی بے وقوف ہے جو پردۂ قدیم کے ہاتھوں جو پہنچنے والے فوائد پر آزاد ہے لکھوں لوگوں کو ترجیح دیتی ہے؟

حاجی بھولا: وہ بے وقوف ہو یا نہ ہو۔ میں تو بھولا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ابن سعود ہی وہ متبرک ذات ہے جو آزادیٔ حجاز کی بانی ہوگی۔ اوس کے بارے میں لوگ تعصب کی وجہ سے بُری بُری باتیں مشہور کرتے ہیں۔ اور حق و باطل میں صرف چار انگل کا فرق ہے یعنی اوتنا ہی فاصلہ جو کنپٹی سے لیکے آنکھ تک ہے۔ جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں کسی بات پر یقین نہیں کر سکتا۔

دنیا: کہیے حاجی صاحب اب تو آپ اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ آئے۔ اب کیا خیال ہے؟

حاجی بھولا: ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں۔ کیا کہوں۔ اب تو میں بالکل [illegible] ہوں۔ مجھے نہیں گمراہ کیا تھا مجھے معاف کرو۔ نہیں نہیں ضرورت معافی مانگنے کی نہیں۔ میں کیوں معافی مانگوں۔ معافی مانگے نہ مانگے ابن سعود مانگے وہ اصلی گمراہ کرنے والا ہے۔ میں تو خالی بھولا ہوں۔ پھر بھولا کہیں قصوروار ہوتا ہے جو معافی مانگے۔ اب صلاح یہ ہے کہ تم ہندو انگریزی حکومت سے مدد مانگو۔ اس لئے کہ یہ مستعانت جائز نہیں غیر مسلم حکومتوں کو [illegible] کہ وہ [illegible] ہیں۔

دُنیا: پھر کیا کریں؟

حاجی بھولا: اے بھولاپن۔ بھولاپن۔ بھولاپن۔

دنیا: صاف صاف کہیے۔

حاجی بھولا: نہیں سے بیٹھے بیٹھے۔ اُس سے کہو نکل جا مردود۔ خبردار جو حجاز میں تیری شکل دکھائی دی۔ تو بھی نکل جا۔ اور اپنے ساتھ اپنے باپ ترقی شریف کو بھی لے جا جس نے مجھکو احمق بنایا۔ ورنہ ہم تیری رعایا کو بھڑکائیں گے۔ سازشیں کریں گے۔ تیری بے حیائیاں دکھائیں گے غضب خدا کا چھٹے ہانسوں کے ساتھ جاں بازی کرتا ہے ناشدنی۔ گیدی۔ کیا نام کے۔ میرے غضب سے نہیں ڈرتا۔ بیٹھے بیٹھے اودھر لیا۔ اودھر قیامت آ گئی۔

تو دھیان ہے تو ہوا کرے۔ جھوٹ کی زمین اور کامرنج کو آسمان اگر مجھ پر تنگ ہو جائے تو جب ہی کہنا۔

دنیا: حاجی بھولا صاحب معلوم ہوا کہ معاملہ فہمی کی استعداد آپ میں نہیں ہے۔ اگر لیڈر اتنا بھولا ہو تو فرمائیے کسی کی حیثیت سے ہاتھ ملنے پر چت ہوگا یا پٹ؟

حاجی بھولا: چت ہو یا پٹ۔ بندہ پھر بھی لیڈر ہے۔ اور جو سب ہی کے باوجود لیڈر ہی رہیگا۔ اسلئے کہ لیڈر پیدا ہوتا ہے بنتا نہیں۔ فانا اللیڈر۔ انا الحاجی۔ انا البھولا۔

المختصرات من المطولات

یعنی

چھتر پاشاہ کی گدڑی

ٹٹو کی بھائی کی اس سے بڑھکے اور کون سی نظیر ملیگی کہ بعض گورے چمڑے والے ولایت میں حکومت ہند کو مسلم پرور حکومت کہتے ہیں اور بعض کہہ دیتے ہیں ان میں جھوٹ نہ بولو حکومت کو مذہب و ایمان سے کیا غرض۔ وہ [illegible] دیتے ہیں دل لگی باز۔

ہندی رعایا کا یہ حال ہے کہ ہندو کسی مسلم حاکم کو دیکھتے ہی کلیجا پکڑ لیتا ہے اور مسلمان ہندو حاکم کی صورت سے بیزار ہے۔ ظلم و ناانصافی کا طعنہ دو تو جانب سے غریب حاکم کی جان پر بنتی ہے شکنجہ میں جان ہے۔ لہذا انصاف یوں ہی فیصل ہو سکتا ہے کہ چپراسی اور بھنگی سے لیکے اعلیٰ عہدہ دار تک یورپ سے بلائے جائیں۔ پھر از مرجو پھر کوئی ناانصافی کی شکایت کرے۔

انصاف ہی کے لئے قانون بنایا جاتا ہے۔ مگر جب حاکم اور تعصب میں ساز باز ہو جائے تو کوئی قانون انصاف کا ساتھ نہیں دے سکتا۔

لوگوں کو شکایت ہے کہ حال میں مفسدانہ تحریروں کی ضبطی کا قانون پاس ہوا ہے اسکا استعمال بھی غلط محل پر ہوگا۔ یارو کوئی قانون ایسا بتاؤ جو غلط محل پر استعمال نہ کیا جاتا ہو۔ پس ایں ہم بالائے علم بان جن صاحبان قلم کی روزی کا ٹھیکا نفاق

ہے اور انہیں ذری تم سنبھالنے کی ضرورت ہے۔

آجکل پنڈت موتی لال نہرو میں اور لالہ لاجپت رائے میں جو تنبل رہی ہے دونوں کے دلائل پیش نظر رکھیے تو ہمارے پنڈت جی کی رتی زور پر ہے

سنتے ہیں کہ آخر عقاب جرمنی بھی لیگ آف نیشنس کے جال میں پھنس گیا احمق ہے۔ کچھ دنوں اور مخفی سلح سازی اور فوجی قوت کو بڑھاتا تو بڑی کا لطف تھا۔ اور عجب نہیں کہ کوئی معقول [illegible] دیکھئے سوویٹ گورنمنٹ کی شامت کب آتی ہے۔

آخر دیوان نرسنگھ راؤ جی کا قدم مبارک بافواہ عوام ریاستوں کے حق میں نرسنگھا ہو کے رہا تھا اس دنیا سے چل بسے دیکھئے اوس دُنیا کی ریاستوں پر کیا گزرتی ہے اگر وہاں کے اولیائے ریاست نے بھی دیرہ دون۔ اور ولایت کی سیریاں بھرنی شروع کیں تو تنگنائے ارض کی آبادی کشاکش میں مبتلا ہو جائیگی

سمن بنابر انفصال مقدمہ

بحکم [illegible] جناب نواب محمد سلطان صاحب [illegible] منصف

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ [illegible] ۱۹۲۵ء

بعدالت [illegible] منصفی [illegible] ضلع [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible] ہرگاہ مدعی نے ایک نالش بابت [illegible] تم پر دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے واقف ہو [illegible] حاضر ہو اور جواب دعوے مقدمہ کا دو اور جبکہ وہی تاریخ جو تمہارے اظہار کے لئے مقرر ہے وہی انفصال قطعی مقدمہ کے لئے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر تم کو بھروسہ ہو [illegible] حاضر کرو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ اگست ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط

افتخار علی [illegible] صاحب

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی ۸ نذرانہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں اور عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے عضو مخصوص کو موٹا قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز ... کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ میں طلب فرمائیں ۱۲ یوم تک ... سے پرہیز کریں خواہ کیسی ہی مجبوری کرے پوری تشفی کے ہمراہ جواب مقوی ... واضح ہو کہ یہ قیمتی ہمراہ اصل منفعت روانہ ہوگا پوری تشفی پر ۱۲ یوم بعد محصول کے ہمراہ خریدار ہوگا پوری تشفی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دو سال کے اندر فروخت اصل ہو کی بصورت دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔ منیجر دواخانہ عطر العلاج لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک وبا ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں عموماً لوگ روپیہ اپنے اور دو آنے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ یہ امر مسلم رہتا ہے لیکن آنا تو دوسری بات ہے مضامین کچھ ہیں بھی آتے یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق نہ ہو لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا۔ قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے بشرط پسند ۲ ہفتے کے اندر بقیہ دو روپیہ بھیج دینے پر سالانہ ششماہی کی توسیع سال بھر کے لیے کر دی جائے گی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کھانسی، ہیضہ، درد سر، پیٹ درد، قے، دست، سنگرہنی، خفقان، نزلہ اور جاڑا بخار کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی ہے صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۸ ہر جگہ بکتا ہے۔

دودرھ کیسری پینے والوں کو جلد جلن کے بڑھے ہونے والی طاقت والی دوا قیمت ۸

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب | بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ محمد مرزا اینڈ سنس لکھنؤ

مبلغ بیس روپیہ کا نقد انعام

بیٹے بزرگ فقاء عام نیز اشاعت کی وجہ سے ... پارسل تیار کیے ہیں جس حسب ذیل کتابیں ہیں ... کا ... و ... جیسی متعدد علما ... اور سیکڑوں علیحدہ ... عزت کا ... در ... کیا ہی سنگدل عاشق ہو عاشق کا ... مشکل ... اصلی برکت سے تمام ... ہیں کامیابی نصیب ہوگی ... اور ... پارسلوں میں سے ... قیمت ... پارسلوں میں ... ہوں جس سے ... پارسلوں کا ... ہوگیا ... صاحب ... ایک ... طلب فرمائیں۔ جلدی فرمائیے ... پارسل ... ورنہ ... نامناسب ... گا ... ناجائز ہے۔

تحفۂ انعام ... جناب سید محمد باقر صاحب قبلہ ... منیجر اکرم وہ ... ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب عجیب نظم ہے پڑھیے اور شاعر کی شاعرانہ رنگ سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ...... ۶/ ٹکٹ بھیجئے ... وی پی اور منی آرڈر بھیجٹ ہے۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

LONDON لنڈن ڈائرکٹری DIRECTORY.

سالانہ شائع ہوتی ہے: پانچ باتوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لنڈن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ برٹش یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور حرفتی مرکزوں کے **کارخانوں اور سوداگروں** سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر: جہاز پر جاتے ہوئے مال کی تفصیل اور کالونیل و بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔ **جہازوں کے راستے**: مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا۔

ایجنسیوں کے خواہشمند: ہیں ان کا نام و پتہ ایک انچ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف **ایک پونڈ دس شلنگ** میں درج کر دیا جائیگا۔ بڑے اشتہار دینا ۲۵ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب ولایت کی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہوں انکے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی کارآمد ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔ لنڈن ڈائرکٹری کمپنی لیمیٹڈ ۲۵ ابچرچ لین لنڈن ای سی ۴ انگلینڈ

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خاص میوہ جات کے مفردن اور عرقیات سے تیار کیے ہوئے شربت ہیں اپنے اثر میں بے نظیر صورت میں دلاویز، ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے بدیل ہیں۔ دل و دماغ کو فرحت، قلب کو سکون و راحت آنکھوں کو خنکی و تراوت بخشتے ہیں۔ شدت عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	شربت عطار سلو	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسرو	شربت بادام	شربت فالسہ
فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ
شربت رنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت انناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	عرق بید مشک لاہوری	
فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل ۸؎	فی بوتل ۸؎	

ارزاں بجلت گراں حکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے۔ ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے۔ قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور پانچ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

معارف النغمات

یعنے وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ و خم ہوا میں گرہ لگائی اور ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا عذر لکھ لینے کے قواعد سکھائے۔ ایک مشہور و معروف کتاب ہے اسکے حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جز و علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے اساتذۂ فن کے علم سینہ کو علم سفینہ بنایا ہے یعنے تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور اُن کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتداے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقہ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ قیمت جلد اول للعہ، قیمت جلد دوم عمہ محصولڈاک ہر حال بذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ